12 اکتوبر 2007

عالی جناب وزیر اعظم صاحب

قومی علمی کمیشن اس بات سے متفق ہے کہ صحت دیکھ بھال میں اطلاعاتی تکنالوجی سے ملک میں‌بہترین صحت دیکھ بھال کی فراہمی کو فروغ حاصل ہوگا- تاہم جیسے جیسے صحت دیکھ بھال کے مینجمنٹ اور طبی علم میں اطلاعاتی تکنالوجی کے استعمال میں اضافہ ہوگا، ویسے ویسے صحت دیکھ بھال سے متعلق ادارے اپنے صحت اطلاعاتی نظاموں کی تشکیل کریں گے اور ان کا استعمال کریں گے- مغربی ممالک کا یہ تجربہ رہا ہے کہ انفرادی طور پر تشکیل کردہ نظام بیشتر دیگر اداروں کے ساتھ باہم مربوط نہیں ہوتے ہیں- ہمارا خیال ہے کہ دنیا کے تجربے سے سیکھنے اور اس میدان میں آزمودہ بہترین مہارتوں کو حاصل کرنے کے لیے ہندوستان کے پاس ایک منفرد موقع ہے-

اس سلسلے میں قومی علمی کمیشن نے چئیرمین انڈین کاونسل فار میڈیکل ریسرچ (آئیسی ایم آر) ڈاکٹر این کے گانگولی کی سربراہی میں ایک ورکنگ گروپ تشکیل دیا جس کا مقصد مستقبل میں صحت دیکھ بھال میں اطلاعاتی تکنالوجی کے استعمال کا مطالعہ کرنا ہے- اس ورکنگ گروپ نے مسقبل کی ضروریات کا مطالعہ کیا، متعدد میٹنگ اور بحث و مباحثے منعقد کیے اور متعدد قومی و بین الاقوامی ماہرین سے صلاح و مشورے کیے- ہمارا خیال ہے کہ صحت دیکھ بھال میں اطلاعاتی تکنالوجی کے استعمال کے لیے ایک قومی ر اہ نما کی ضرورت ہے تاکہ اس پر مناسب عمل در آمد کیا جاسکے اور صحت سے متعلق ایک اطلاعاتی نیٹ ورک کی تشکیل کے لیے مندرجہ ذیل سفارشات کی جاسکیں-

**1. انڈین ہیلتھ انفارمیشن نیٹ ورک کے فروغ کی پیش قدمی:**

ہندوستان کو نجی اور سرکاری شعبوں دونوں میں ویب پر مبنی ایسے نیٹ ورک کے فروغ کی ضرورت ہے جو تمام صحت دیکھ بھال اداروں کو جوڑتا ہو- پوری طرح کام شروع کرنے کے بعد صحت دیکھ بھال سے متعلق اعداد و شمار کو الیکٹرونک طور پر ریکارڈ کیا جائیگا اور یہ اعداد و شمار "ہیلتھ ڈاٹا والٹ" میں مجاز استعمال کنندگان کے لیے دستیاب ہوگا- وہ ان کو ضرورت کے وقت استعمال کرسکیں گے-

گیگا بائٹس اہلیت والا یہ مجوزہ "نالج نیٹ ورک" ریڑھ کی ہڈی اور نیٹ ورک کے بنیادی ڈھانچے کے بطور کام کرے گا جن پر ہیلتھ انفارمیشن نیٹ ورک (صحت اعداد و شمار سے متعلق نیٹ ورک) مبنی ہوگا- یہ نیٹ ورک ایک "ہب اور اسپوک ماڈل" ہوگا- کسی ضلع میں صحت دیکھ بھال سے متعلق تمام ادارے، ضلع سطح پرمرکزی اعداد و شمار ذخیرے (سینٹرل ڈاٹا رپازیٹری) سے منسلک ہونگے- ضلع سطح کے تمام کلیدی اعداد و شمار ذخیروں کو ریاستی سطح کے ڈاٹا بینک سے جوڑا جائے گا جن کو ایک مرکزی ڈاٹا بینک سے مربوط کیا جائے گا-

مستقبل میں اس نیٹ ورک، پورٹلس، الیکٹرانک صحت ریکارڈ س، ہیلتھ ڈاٹا، سیکیورٹی، پرائیویسی اور دیگر متعلقہ امور کی تشکیل کے مسئلے کو موثر طور پر حل کرنے کے لیے صحت سے متعلق نجی اور سرکاری اداروں کو بہتر طور پر شامل کیا جانا چاہیے- اس سے مندرجہ ذیل کی حوصلہ افزائی ہوگی-

- شہری
- صحت دیکھ بھال کے فراہم کار اور ادائیگی کنندہ
- تعلیم، تحقیق سے متعلق ادارے اور تحقیق کار
- سرکاری محکمے اور ادارے
- سرکاری صحتی ایجنسیاں اور غیر سرکاری تنظیمیں
- فارماسیوٹیکل انڈسٹری اور میڈیکل آلات تیار کنندہ
- ٹیلی میڈیسن ادارے
- سافٹ ویر اور ہارڈ ویر تیار کنندگا

1. اس ورکنگ گروپ کے ارکان کے نام مسنلکہ ضمیمہ میں درج ہیں

اطلاعات کی فوری دستیابی سے عوامی صحت سے متعلق منصوبہ بندی، طبی، لاگت پر کنٹرول، میڈیکل تحقیق، دواوں کی تیاری، دھوکہ دہی سے تحفظ، آفات مینجمنٹ اور مریضوں کی دیکھ بھال کے سلسلے میں بے انتہا فوائد حاصل ہوں گے۔

**.2 طبی اصلاحات اور صحت انفارمیٹکس کے لیے قومی معیارات کی تشکیل**

ویب پر مبنی بین کاروائی قومی گرڈ کے لیے ایک مشترکہ طبی نظام تسمیہ ہونا ضروری ہے ورنہ صنعت کے ذریعہ تیار علیحدہ علیحدہ پروگرام ناقابل بین کاروائی ہوں گے۔ یہ طبی معیارات الیکٹرانک ٹرانزیکشن میں استعمال کے لیے ایک مشترکہ فریسنگ کا کام کریں گے۔

اس سے بکھرے ہوئے تمام جغرافیائی اداروں کو ایک مشترکہ زبان میں ترسیل خیالات، اعدادو شمار کی ترسیل اور ذخیرے میں مدد ملے گی۔ روایتی طبی نظامیوں کے لیے مشترکہ نظام تسمیہ معیارات کی تیاری اہم ہے کیونکہ لوگوں کی بڑی تعداد، اپنی طبی ضروریات کے لیے ان پر منحصر ہے۔ ایک مشترکہ طبی زبان کے علاوہ صحت انفارمیٹکس میں مشترکہ قومی معیارات کی تیاری سے اعداد و شمار کی ترسیل، موازانہ کرنے اور تجزیے میں مدد ملے گی۔

**.3 ایک مشترکہ الیکٹرانک صحت ریکارڈ (ای ایچ آر) کی تشکیل**

ایک مشترکہ الیکٹرانک صحت ریکارڈ (ای ایچ آر) کسی شخص کی پیدائش سے موت تک وہ ریکارڈ ہے جس میں صحت دیکھ بھال سے متعلق تمام تفصیلات درج ہوتی ہیں۔ صحت سے متعلق اعداد و شمار آج کل کاغذات پر درج کیے جاتے ہیں مثلاً اسپتال میں مریض کا چارٹ، نسخے، لیباریٹری جانچ وغیرہ۔ ان اطلاعات کو الیکرانک طور پر تیار و ذخیرہ کرنے کی تکنالوجی پہلے ہی موجوہ ہے اور اس کو ہندوستان میں کئی نجی و سرکاری تنظیموں نے تیار کر لیا ہے۔ اعداد و شمار کے یکساں اندراج، ذخیرہ اندوزی اور پھر اس کے استعمال کے لیے ، مشترکہ طبی اور اطلاعات تکنالوجی پر مبنی ایک مشترکہ قومی ای ایچ آر کی تیاری کی سفارش کی جاتی ہے۔ یہ ریکارڈ ان اعداد و شمار کے اندارج کا اہل ہونا چاہیے جو روایتی دوائیوں سے متعلق صحت دیکھ بھال کے فراہم کاروں کے ذریعے تیار کیے گئے ہوں۔

صحت سے متعلق اطلاعاتی دیکھ بھال کو جلد اپنانے کے لیے اس ای ایچ آر کو تمام استعمال کنندگان کو بلا قیمت یا رعایتی قیمت پر فراہم کیا جاسکتا ہے۔ اطلاعاتی تکنالوجی سے متعلق دیگر ٹولس کو نجی صنعت کے ذریعے تیار کرایا جاسکتا ہے اور اس کو قومی ای ایچ آر کے مطابق ہونا چاہیے۔

**.4 صحت دیکھ بھال کے استعمال کو فروغ دینے کے لیے پالیسیوں کی تشکیل:**

صحت دیکھ بھال میں اطلاعاتی تکنالوجی کے استعمال کو حکومت کی طرف سے حمایت کی ضرورت ہے ورنہ اس کا فروغ اور استعمال سست اور من مانا ہوجا ئے گا۔ ان پالیسوں کو ملک میں صحت سے متعلق اطلاعاتی تکنالوجی کی تجارت کو فروغ دینے اور اس شعبے میں روزگار کی تشکیل کے لیے وضع کرنا چاہیے نہ کہ اس میں روکاوٹ کے لیے۔ مرکزی حکومت کو ایک معیاد کا اعلان کرنا چاہیے جس کے بعد صحت دیکھ بھال کے شعبے میں تمام اعداد و شمار کو الیکٹرانک شکل دی جائے گی۔ ان اعداد و شمار کو الیکٹرانک شکل دینے کے لیے صحت سے متعلق تمام اداروں کو کافی وقت دیا جانا چاہیے۔ قومی علمی کمیشن کا خیال ہےکہ 7 سے 10 سال کی مدت اعداد و شمار کو الیکٹرانک شکل دینے کے سلسلے میں تمام متعلقہ اداروں کے لیے کافی ہے اس کے علاوہ صحت سے متعلق اداروں کو اس پر عمل درآمد کرنے کا اہل ہونا چاہیے۔

**.5 شہریوں کی صحت سے متعلق اعداد شمار کو محفوظ رکھنے کےلیےمناسب پا لیسی لائحہ عمل کی تشکیل:**

ابتدائی اعداد و شمار اکھٹا کرنے کی سائٹ پر اعداد و شمار کی سالمیت، اس انٹرپرائز کی افادیت طے کرے گی۔ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کہ صرف صحیح مریض کے بارے میں معلومات اور دیگر صحت اعداد و شمار اکھٹے کیے گئے ہیں، یہ بات بے حد ضروری ہے کہ شہریوں کا اعتماد حاصل کیا جائے کہ ہیلتھ پرووائڈرس، بیمہ کمپنیوں، آجرین، اور حکومت کے ذریعہ ان کی صحت اعداد و شمارک غلط استعمال نہیں کیا

جائیگا- لیکن اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے تکنالوجی اور قانونی لائحہ عمل ضروری ہے- انکرپشن، اینانمیٹی اور دیگر آئی ٹی اقدامات کے باوجود ان کی جگہ اصول و ضوابط بھی ہونا چاہیے- ذاتی صحت اعداد و شمار ان کی رسائی اور استعمال کی سلامتی و ان کو صیغہ راز میں رکھنا لازمی ہے-

**6. میڈیکل انفارمیٹکس طبی و نیم طبی نصاب کا حصہ ہو:**

طبی تعلیم کو آئی ٹی سی کی طاقت سے بھر پور فائدہ اٹھانے کی ضرورت ہے- بہترین طور پر تیار صحت سے متعلق انفارمیٹکس نصاب کو تمام سطحوں پر طبی تعلیم کا ایک لازمی حصہ بنانے کی ضرورت ہے- بنیادی آئی سی ٹی سہولیات، مثلا انٹرنیٹ اور ای-جرنل تک عمدہ معیار کی رسائی کو ملک میں تمام میڈیکل کالجوں کے لیے لازمی بنانے کی ضرورت ہے- بڑی تعداد یں صحت سے متعلق کارکنان کو تربیت دینے کےلیے آئی سی ٹی ذرائع کو موثر طور پر استعمال کرنا چاہیے- مختصر مدتی اور درمیانی مدت کے کورسوں کی تیاری اور نیٹ پران کی دستیابی کی ضرورت ہے تاکہ اس شعبے میں صحت سے متعلق تمام کارکنوں کی تربیتی ضروریات کو پورا کیا جاسکے- چھوٹے اداروں کے لیے بھی اس کو کم قیمت، قابل رسا اور با آسانی دستیاب بنایا جانا چاہیے- ڈاٹا رپورٹنگ کے لیے مشترکہ فارمیٹ تیار کرنے کی ضرورت ہے تاکہ تمام سطحوںپر انسانی وسائل کے لیے اطلاعاتی تکنالوجی کی فراہمی کو آسان بنایا جاسکے- طبی انسانی وسائل کی تربیت کے لیے تعلیم سے متعلق پورٹلس بھی تیار کیے جانے چاہیں-

**7. نفاذ کےلیے ادارہ جاتی لائحہ عمل کی تیاری**

وزارت صحت کے ساتھ ساتھ ایک خود مختار ادارے کو مقررہ مدت کے اندر پروجیکٹ کی منصوبہ بندی اور نفاذ کے لیے ذمہ دار بنانا چاہیے- یہ ادارہ خود مختار اور ایک غیر منافع بخش تنظیم ہونا چاہیے اور اس میں نجی، سرکاری اور رضارکار شعبوں کی نمائندگی ہونا چاہیے[2]- اس کو انڈین ہیلتھ انفارمیشن نیٹ ورک کی بلاروک کارکردگی کو یقینی بنانے کا بھی اختیار ہونا چاہیے-

اس ادارہ جاتی ادارے کے مقاصد مندرجہ ذیل ہونگے:

- نفاذ کے لیے منصوبے کی تیاری
- تمام متعلقہ افراد کی شراکت کے لیے تال میل
- ای-گورننس، میڈیکل ایجوکیشن نیٹ ورک کے ساتھ رابطے تیار کرنا-
- پروجیکٹ کے لیے مالی امداد کو یقینی بنانا-
- ایک مربوط اور سرگرم قومی صحت پورٹل کا قیام
- مشترکہ قومی معیارات تجویز کرنا
- اعداد و شمار کو صیغہ راز میں رکھنا اور ان کی سلامتی کو یقینی بنانا-
- اعداد و شمار کی ملکیت، رسائی اور نقل و حمل میں سہولیت پیدا کرنا
- مستقبل میں سسٹم کو برقرار رکھنا اور اس کو جدید بنانا

انڈین ہیلتھ انفارمیشن نیٹ ورک کی تیاری میں اگلا قدم اس ادارہ جاتی تنظیم کو بے حد ماہر پیشہ ور افراد، مناسب بجٹ، ٹائم ٹیبلس اور نمایاں سنگ میل کے ساتھ باضابطہ بنانا ہے تاکہ ان سفارشات کو نافذ کیا جاسکے- قومی سطح پر آنے سے قبل یہ ادارہ پائلٹ پروگرام شروع کرنے پر غور کرسکتا ہے-

زیر نفاذ پالیسی لائحہ عمل اور آئندہ برسوں میں منصوبوں پر عمل در آمد کے لیے ایک اہم تنظیم ہندوستان میں صحت دیکھ بھال کی سہولیات کی فراہمی میں بہتری کو یقینی بنائے گی- ہم مجوزہ ہیلتھ انفارمیشن نیٹ کے نفاذ کے لیے انسانی اور مالی وسائل کے ساتھ تنظیمی لائحہ عمل کی تشکیل کے لیے ضروری اقدامات کے لیے آپ سے اپیل کرتے ہیں-

2- اس کو کنیڈین ہیلتھ انفووے کے خطوط پر تیار کیا جاسکتا ہے جو ایک غیر منافع بخش ادارہ ہے اور جس کے لیے کنیڈا کی وفاقی اور ریاستی حکومتیں رقوم فراہم کرتی ہیں-

دلی نیک خواہشات کے ساتھ بصد احترام شکریہ

سیم پترودا
چیئرمین قومی علمی کمیشن

نقول برائے

- ڈاکٹر مونٹیک سنگھ اہلوو الیہ، نائب چیئرمین، منصوبہ بندی کمیشن
- ڈاکٹر امونی رام دوس، وزیر صحت، و خاندانی بہبود
- اے راجہ، وزیر برائے مواصلات و اطلاعاتی تکنالوجی

## ضمیمہ

مندرجہ ذیل افراد ہیلتھ انفارمیشن نیٹ ورک کے ورکنگ گروپ کے ارکان تھے۔

1. پروفیسر این کے گانگولی
چئیرمین انڈین کاونسل آف میڈیکل ریسرچ

2. ڈاکٹر بی ایس بیدی
مشیر، سی ڈی اے سی و میڈیا لیب ایشیا،
سابق سینئر ڈائریکٹر و ہیڈ میڈ الیکٹرانکس اور ٹیلی میڈیسن
ڈپارٹمنٹ آف انفارمیشن ٹکنالوجی حکومت ہند

3. سیم پترودا
سی ڈی (ڈی آر ایس) وزارت صحت و خاندانی بہبود

4. ڈاکٹر شیبن گنجو
کنوینر آئی ہند

5. ڈاکٹر شیو کمار
رکن، نیشنل ایڈوائزری کاونسل

6. ڈاکٹر راما کرشن
ڈائریکٹر جنرل سی ڈی اے سی

7. پروفیسر کے سری ناتھ ریڈی
صدر پبلک ہیلتھ فاونڈیشن آف انڈیا

8. جناب راجدیپ سہراوت
نائب صدر، ناسکام

9. جناب راجبیر شاہ
سی ای او، کیپیٹل ٹکنالوجی انفارمیشن سروسز

10. ڈاکٹر وائی کے شرما
نائب ڈائریکٹر جنرل این آئی سی